۳......بیان الفوائد فی حل شرح العقائد، شارح: مولانا مجیب اللہ گونڈوی، صفحات: ۲۶۴، سائز: ۲۰×۳۰=۸

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ درس نظامی میں شامل نصاب علم کلام کی مشہور کتاب شرح عقائد کی اردو شرح ہے، اصل کتاب عربی زبان میں ہے جو خود ''العقائد النسفیة'' کی شرح ہے۔ اس شرح میں علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ نے اصل متن کی تشریح و توضیح کی ہے، علم کلام کے مشہور فرقوں اَشاعرہ اور ماتُرِیدیہ کے علوم و افکار سے استفادہ کرتے ہوئے علم کلام کے مسائل کو عقلی و نقلی دلائل سے مزین کیا ہے اور یہ کتاب علم کلام میں اپنے انداز کی ایک بے نظیر کتاب بن گئی ہے، اس میں شک نہیں کہ کلامی مسائل نہایت مشکل اور پیچیدہ مباحث پر مشتمل ہیں اور انہیں حل کرنے کے لیے اچھی خاصی عرق ریزی سے کام لینا پڑتا ہے، لیکن اس پر مستزاد علامہ تفتازانی کی وہ مشکل پسندی اور ان کی تحریر میں موجود وہ غموض اور تعقید ہے جسے حل کرنے کے لیے عرق ریزی کا ایک الگ مرحلہ طے کرنا پڑتا ہے۔

علامہ تفتازانی کی شرح عقائد چونکہ درس نظامی میں شامل ہے اس لیے اس پر عربی، فارسی، اردو میں بکثرت حواشی اور شروح لکھی گئی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب بھی اس کی ایک مبسوط اردو شرح ہے۔ مولانا مجیب اللہ گونڈوی دار العلوم دیوبند کے کہنہ مشق مدرس ہیں۔ اس میں انھوں نے اپنی طویل تدریسی تجربہ سے استفادہ کرتے ہوئے شرح عقائد کا نہ صرف شستہ اُردو ترجمہ کیا ہے بلکہ اس کے جملہ حل طلب مباحث اور موضوع کے تمام گوشوں پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ عبارت کی لفظی و معنوی تعقید کی تسہیل کی ہے۔ اردو زبان میں شرح عقائد کی یہ سب سے تفصیلی اور آسان فہم شرح ہے۔

۴......بیان الحواشی شرح اصول الشاشی، شارح: مولانا مجیب اللہ گونڈوی، صفحات: ۵۴۰، سائز: ۲۰×۳۰=۸

اصول شاشی حنفی اصولِ فقہ کی نہایت مقبول اور اہم کتاب ہے جس میں دلائل اربعہ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس سے شرعی مسائل و احکام کے استنباط کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے اس کے مصنف نے عُجب کے شائبہ سے بچنے کے لیے، اخلاص کی بنیاد پر اپنا نام مخفی رکھا۔ کتاب کی اپنی فنی اہمیت بجا، اخلاص کی اسی دولت نے مصنف کی کتاب کو ایسی لازوال مقبولیت سے نوازا کہ آج تک حنفی مشرب کے مدارس میں علماء و طلباء اس سے استفادہ کر کے اس گمنام مصنف کے درجات میں اضافہ کا سبب بن رہے ہیں۔ بہر حال زیرِ تبصرہ کتاب اصول شاشی کی اردو شرح ہے اور یہ شرح انہی مولانا مجیب اللہ گونڈوی نے کی ہے جن کا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے۔ ان کی یہ شرح بھی پہلی شرح کے عمدہ نہج پر لکھی گئی ہے۔ پہلے اصل متن کا ترجمہ ہے اور اس کے بعد عبارت کا حل، مبحث کا ماحصل اور مشکل عبارت کی تسہیل۔ کتاب کی طباعت کمپوزنگ اور جلد بندی تو سلیقہ اور معیار کی ہے لیکن اصل عربی متن میں املا و ترقیم کی بیسیوں مقامات پر رعایت نہیں کی گئی ہے، مناسب ہوگا کہ آئندہ ایڈیشن کے لیے کسی جید عالم دین سے اس پر نظر ثانی کروائی جائے۔

۵......اُجمل الحواشی علی اُصول الشاشی، شارح: مولانا جمیل احمد سکروڈوی، صفحات: ۴۳۶، سائز: ۲۰×۳۰=۸

یہ بھی اُصول الشاشی کی اُردو شرح ہے۔ یہ شرح طویل تر تدریسی تجربہ رکھنے والے مایۂ ناز مدرس مولانا جمیل احمد سکروڈوی

کی ہے۔ اہل مدارس کے لیے ان کا نام نیا نہیں۔ مولانا نے درس نظامی کی مختلف فنی کتابوں کی شروحات لکھیں اور مقبول ہوئیں۔ اس شرح میں مولانا نے اصل عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد اس کی سیر حاصل اور دلنشیں تشریح کی ہے۔ تقریباً ہر بحث کے اختتام پر ''فوائد'' کا عنوان دیا ہے، جس کے تحت شارح نے زیر بحث مسئلہ سے متعلق اہم اضافی بحثیں بھی کی ہیں۔

مناسب ہوگا کہ پوری کتاب کمپوز کردی جائے اور اس میں جدید تقاضوں کی رعایت رکھی جائے۔ کتاب کے شروع میں شارح کی طرف سے پیش لفظ وغیرہ نہیں ہے، ادارہ نے بھی اپنی طرف سے وضاحت نہیں کی کہ یہ شرح درسی افادات کا املائی مجموعہ ہے یا شارح کی اپنی تحریر کردہ کاوش ہے۔ کتاب کی جلد بندی مضبوط ہے، ٹائٹل خوب صورت اور کاغذ درمیانے درجے کا ہے۔

۶.......اشرف الأدب شرح اردو نفحة العرب، **تالیف:** مولانا عبدالحفیظ، صفحات: ۳۶۶، سائز: ۲۰×۳۰=۸

حضرت مولانا اعزاز علی نور اللہ مرقدہ دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث اور شیخ الأدب تھے۔ فقہ و حدیث میں مہارت کے ساتھ انہیں عربی آداب اور علوم میں بھی کامل دست گاہ حاصل تھی۔ اس بنا پر انہیں شیخ الأدب کا لقب بھی دیا گیا۔ عربی ادب کے ساتھ ان کی غیر معمولی وابستگی کا اندازہ ان کی اس تحریر سے لگایا جاسکتا ہے، تحریر فرماتے ہیں ''متاخرین شعراء میں ابوالعلاء معری کی مسقط الزند مع اس کی شرح تنویر کے نیز ابن فارض کے قصائد آج بھی میرے سرہانے رکھے ہوئے ہیں، بہت سے علماء سوتے وقت ادعیۂ ماثورہ پڑھ کر سوتے ہوں گے اور (افسوس) میں ان کے اشعار کا مطالعہ کرتے ہوئے سوتا ہوں'' (مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں، ص۹۹) نفحۃ العرب حضرت مولانا اعزاز علی نور اللہ مرقدہ کے اسی ذوقِ ادب کا نتیجہ اور ان کے وسیع ترعلمی اور ادبی مطالعہ کا بہترین انتخاب ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے قدیم عربی کے مختلف اصنافِ ادب کے نمونے دیئے ہیں۔ یہ نمونے تصوف، اخلاقی اقدار، علم و حکمت، محاورات وضرب الامثال، نوادر ولطائف الغرض ہر موضوع اپنے جلو میں لیے ہوئے ہیں تاکہ زبان و ادب کے مختلف اصناف پر مطلع ہونے کے ساتھ مطالعہ میں تنوع رہے اور پڑھنے والی کی ضیافتِ طبع کا سامان بہم پہنچایا جائے۔ یہ کتاب زمانۂ تالیف سے لے کر اب تک مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ مولانا عبدالحفیظ مرحوم نے اشرف الادب کے نام سے اس کی نہایت عمدہ شرح تحریر فرمائی ہے۔ لغوی تحقیق کے عنوان سے عبارت کے تمام مشکل الفاظ کی صرفی لغوی تحقیق اور تعلیل کی ہے۔ اس کے بعد توضیح کے عنوان سے عبارت کا ترجمہ اور تشریح کی ہے۔ نیز اس کے ساتھ مفید اضافے بھی کیے گئے ہیں۔ بعض اشعار اور متن کے اہم جملوں کی نحوی ترکیب بھی کی گئی ہے۔ ترجمہ و تشریح آسان فہم ہے۔ ایک اہم کام شارح نے یہ بھی کیا ہے کہ کتاب میں وارد جن شخصیات کے بارے میں شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمہ اللہ نے سکوت اختیار کیا یا اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے مولانا عبدالحفیظ مرحوم نے ایسے تمام رجال کے حالات بھی نقل کردیئے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس شرح پر بھی شارح کی طرف کوئی پیش لفظ وغیرہ نہیں، نہ ہی ناشر نے شارح کا تعارف اور شرح کے زمانۂ تالیف جیسی اہم باتوں کی وضاحت کرنے کی زحمت گوارا فرمائی ہے، کتاب کی طباعت معیاری ہے۔ ☆☆☆